ارشادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ
مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

ایک محدثِ جلیل کی وفات

عظیم معنوی برکات سے محرومی

راولپنڈی میں حضرت اقدس مولانا بنوریؒ مرحوم کی نماز جنازہ پڑھانے سے قبل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ اکوڑہ خٹک نے حاضرین کے اصرار پر مختصر خطاب فرمایا اسوقت حضرت مرحوم کا جسدِ اطہر سامنے کمرہ میں رکھا ہوا تھا حضرت مولانا عبدالحق مدظلہٗ جو ضعف ونقاہت کے علاوہ صدمہ سے نڈھال تھے نے حسب ذیل کلمات سے حضرت اقدس بنوریؒ کو خراج تحسین پیش کیا۔ "ادارہ"

محترم بزرگو! آج دارالعلوم دیوبند کے علوم خصوصاً حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے علمی اسرار ونکات کا حامل ہم سے جدا ہو گیا۔ پاکستان اکابر کے سایہ سے محروم ہوتا جارہا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ اور اب پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ کے علوم اور ان کی برکات سے بھی محرومی ہو گئی۔ حضرت مولانا علماء دیوبند کے فیوضات کے خزینہ اور اکابر دارالعلوم کے علوم کے امین تھے۔ تمام علوم پر حاوی خصوصاً احادیث میں انتہائی مہارت تھی، خداداد ذہانت اللہ تعالیٰ نے انہیں دی تھی۔ فیض الباری شرح بخاری کی تالیف اور طباعت میں آپ کا بھرپور حصہ ہے۔ آج ہم اور پورا پاکستان حامل احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے محروم ہو گیا۔

میرے بھائیو! محدث کی وجہ سے بہت سی برکات نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ رحلت یعنی طلبائے احادیث کی نقل وحرکت اور حصول احادیث کیلئے سفر اور نقل مکانی سے زمین آفات وبلیات سے محفوظ رہتی ہے۔ تو جب طلباء حدیث کا اتنا اونچا مقام ہے۔ تو ایک حافظ الحدیث اور محدث کی وجہ سے کتنی رحمتیں نازل ہوں گی۔

حضرت امام بخاریؒ کا جب انتقال ہوا تو ایک عالم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خواب دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ خلفاء راشدین کے کسی کی آمد کا منتظر پایا وہ عالم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ

آپ کس کے انتظار میں ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ کے انتظار میں ہم کھڑے ہیں۔

اس قسم کے مکاشفات ہمارے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کے بارہ میں بھی منقول ہیں۔

محترم بزرگو! اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر غیرت مند ہے اور اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غیور ہیں۔ فرمایا: وانا اغیرھم۔ تو جس شخص نے اپنی عمر کا کافی حصہ حضورِ اقدسؐ کے کلامِ مبارک کے پڑھنے پڑھانے میں خرچ کیا تو وہ غیور ذات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسکا مکافات دنیا میں بھی اور قبر میں بھی اور قیامت میں بھی دیں گے۔ دنیا کے بارہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم محدثین کے بارہ میں فرماتے ہیں: نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا ثم اداھا کما سمعھا۔ (اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری کوئی بات سن کر اُسے اچھی طرح یاد کر لیا اور پھر اسی طرح اُسے اوروں تک پہنچا دیا۔)

قبر میں احسان یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے واقعہ سے آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ حدیث کی خدمت کی برکت سے حضورِ اقدس اسکی آمد کا انتظار فرما رہے ہیں۔ اور اسکے اثرات یہ تھے کہ امام بخاریؒ کی تربت کی مٹی کی خوشبو مہکتی رہی۔ ۶ ماہ تک یہ سلسلہ رہا خدام نے دعا کی کہ یا اللہ اس کرامت کو مخفی فرما کیونکہ ان کی قبر مبارک کو روزانہ مٹی سے بھر دیتے اور مٹی لوگ تبرکاً لے جاتے تھے، قبر میں گڑھا پڑ جاتا تھا۔ اور قیامت کے دن حضورِ اقدسؐ اپنے سایہ کے نیچے اپنے خدام کو جگہ دیں گے۔ خدام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تشریف لے جائیں گے۔

حضرت بلالؓ کا واقعہ معلوم ہے کہ خواب میں حضورِ اقدسؐ کے ساتھ ساتھ اُن سے کچھ آگے آگے بطور خادم جنت میں جا رہے ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں حضرت بلالؓ کو یہ خوشخبری دی۔

حضرت مولانا بنوریؒ نے فتنۂ قادیانیت کے قلع قمع میں ہماری سرپرستی فرمائی۔ وہ نہ صرف ایک محدث اور ایک مدرس تھے، بلکہ بین الاقوامی مسائل مشکل اور پیچیدہ مسائل پر بھی اسلامی نقطۂ نگاہ بھی پیش کر سکتے تھے۔ چنانچہ اس وقت بھی اسلامی مشاورتی کونسل کے سلسلہ میں کہ قوانین کو اسلامی بنایا جائے، تشریف لائے تھے آج وہ کونسل ملکی بین الاقوامی مسائل شرعی حیثیت سے روشنی ڈالنے والے بزرگ سے محروم ہوگئی۔ اگرچہ اسلامی کونسل میں شامل حضرت مولانا مرحوم کے رفقاء وہ بھی علماء تھے مگر حضرت بنوریؒ تو اکابر علماء میں سے تھے۔ اپنے دور میں علماء کے سربراہ تھے۔ تو آج ہم سب اور عالمِ اسلام ایسی مبارک ہستی سے محروم ہوگئے۔ جس کا بدل فی الحال نہیں ملتا۔ علمِ حدیث میں مولانا کی تصانیف کو دیکھ کر ان کے علوم کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مولانا مرحومؒ کی

ترمذی شریف کی شرح معارف السنن میں حضرت شاہ صاحب کے اسرار و لطائف کی کثرت ہے۔ کسی اہم مسئلہ کے متعلق کتب احادیث میں بکھرا ہوا مواد ایک جگہ مل جاتا ہے۔ بیشمار کتابوں کے حوالے اور مواد یکجا ہوتے ہیں اور طول طویل شروح کے ڈھونڈھنے سے انسان بچ جاتا ہے۔

ہماری بدقسمتی ہے بلکہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ علماء کے سربراہ سے محروم ہوگیا۔ حامل حدیث سے محروم ہوا۔ اور علوم دیوبند کا امین اٹھ گیا اور خصوصاً حضرت علامہ کے علوم سے محرومی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ امت کو حضرت مرحوم کی برکات سے مالامال فرماتا رہے۔ اور حضرت مولانا صاحب کو اعلیٰ علیین کے بہترین مقامات پہ فائز فرماوے۔

وہ ایک خدائی پیغام کا اثر رکھتی تھی۔ علامہ اقبالؒ نے ایمان اور ان کے اجزاء کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ جو قرآن مجید کے مقاصد کے خلاف ہو۔ اس نے اسی ایماندار مومن کو کبھی عشق اور کبھی مردِ حق آگاہ اور کبھی قلندر جیسے خطابات سے نوازا ہے۔

مرزا محمود سرحدی

مرزا مرحوم پشاور کے شعراء میں سے ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ لوگوں نے انھیں سرحدی اکبر الہ آبادی کا خطاب دیا تھا۔ وہ بیک وقت اپنے سامعین کو ہنسا بھی دیتے تھے۔ اور رُلا بھی دیتے تھے۔ اقبالی تھے۔ اور اپنے کلام میں اقبال کا تتبع کیا۔ قطعات ملاحظہ فرمائیں:۔

ہم نے اقبالؒ کا کہا مانا
اور فاقوں کے ہاتھوں مرے ایسے
جھکنے والوں نے رفعتیں دیکھیں
اور ہم خود کو بلند کرتے رہے

گرگس کے کسی طور بدلتے نہیں حالات
غیروں کے بھروسے پہ کہاں تک گزر اوقات
جینا ہے تو شاہین کی طرح جی کہ جہاں میں
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

الغرض پاکستان کے ہر خطے کے ادیبوں نے حضرت علامہ اقبالؒ سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ تو اس سلسلے میں ضلع پشاور کے ادیب بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔